مکتوب لندن

افکار و تاثرات ــــــــــــ قارئین بنام مدیر

عزیز مکرم و محترم حافظ راشد الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی خصوصی اشاعت کئی دن ہوئے موصول ہوئی تو اس کا حق یہ محسوس ہوا تھا کہ فوراً اس کی رسید بطور اظہار تشکر بھیج دی جائے مگر پھر خیال آیا کہ تھوڑی ورق گردانی کرلی جائے تب رسید زیادہ مناسب ہوگی۔ اس نمبر کے لئے میرے کچھ نہ لکھ سکنے کے باوجود آپ نے جس اہتمام (یعنی رجسٹرڈ پوسٹ) سے اسے مجھ تک پہنچانے کا خیال رکھا اسے بھی حضرت استاذیؒ سے اپنی دلی محبت وعقیدت کا ثمرہ ہی سمجھ سکتا ہوں۔ اللہ آپ کو اس تعلق خاطر کی جزائے خیر دے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اکیسویں صدی کے چیلنجز کے بارے میں شبہ تو اس وقت بھی کسی کو نہ رہا ہوگا کہ جب آپ نے اس عنوان سے اپنے خاص نمبر کا اعلان کیا تھا۔ مگر اب جبکہ یہ نمبر شائع ہوا ہے تب تو چیلنج کی وہ بھیانک صورت آنکھوں سے دکھلائی گئی ہے کہ اس بھیانک پن کا وہم وگمان بھی مشکل سے رہا ہوگا۔

جو ہوگیا وہ تو اسقدر المناک ہے کہ "آسماں راحق بود گرخوں ببارد برزمین" مگر اس المناک شر میں سے بھی اس طرح خیر نکالا جاسکتا ہے کہ اس کا حتی الامکان غیر جذباتی تجزیہ کیا جائے اور اس سے برآمد ہونے والے سبق اگرچہ کتنے ہی کڑوے ہوں انہیں اس المیہ کا ایک عوض اور بدل سمجھا جائے۔

نمبر اگرچہ آپ کی خواہش اور نقشے کے مطابق تیار نہ ہوسکا ہو تاہم اب تک جتنا دیکھ سکا ہوں اس میں کئی مضمون ایسے مل گئے ہیں کہ واقعی چیلنجز کے سلسلے میں تیاری کے لئے اچھی رہنمائی کرتے ہیں یہ پتہ نہیں کہ ہمارے حلقے میں ان کو کارآمد سمجھا جاسکے گا یا نہیں؟

(حضرت مولانا) عتیق الرحمان سنبھلی